نظام جماعت کا مختصر تعارف اور اس سے وابستگی کے ضمن میں ہماری ذمہ داری

احمدیت کسی سیاسی یا کسی دنیوی تحریک کا نام نہیں بلکہ یہ خالصتاً ایک دینی جماعت ہے، جو منہاج نبوت پر قائم ہوئی ہے اور اس کے پیش نظر صرف اور صرف بنی نوع انسان کی روحانی تعلیم و تربیت اور دنیا میں امن قائم کرنا ہے۔

وَّاٰخَرِیْنَ .... **الْحَکِیْم**۔ (سورۃ الجمعۃ:4) ترجمہ: اور ان کے سوا ایک دوسری قوم میں بھی (وہ اسے بھیجے گا) جو ابھی ان سے ملی نہیں اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔

یہ وہ آیت ہے جس میں حضرت مسیح الموعود علیہ السلام کی بعثت کی خبر ہے اور جماعت احمدیہ کے قیام کا پس منظر ہے۔

جماعت احمدیہ کے قیام کی ضرورت

حضرت بانی سلسلہ کی بعثت کے مقاصد عالیہ کے حصول کا پروگرام عالمگیر ہونے کے علاوہ زمانہ کے لحاظ سے قیامت تک پھیلا ہوا تھا۔ لہٰذا ایک ایسی جماعت کی ضرورت تھی جو نسلاً بعد نسل اپنی جان، مال اور وقت کی مسلسل قربانیاں دے کر غلبہ دین حق کی مہم کو آگے بڑھانے کی جدوجہد قیامت تک جاری رکھتی۔ ایسا ہی پیش گوئی میں بھی تھا۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''ایک جماعت ہندوستان میں لڑے گی۔ اور وہ مہدی کے ساتھ ہوگی جس کا نام احمد ہوگا۔'' (النجم الثاقب حصہ دوم ص ۱۳۴)

ایک اور حدیث میں آپؐ نے فرمایا! ''اگر ایمان ثریا ستارے پر چلا گیا تو ان (فارسی النسل) لوگوں میں سے ایک آدمی یا بعض لوگ اس کو دوبارہ واپس لائیں گے۔''

پس پیش گوئیوں کے پیش نظر ضروری تھا کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اس مشن کی تکمیل کے لئے صحابہ کے رنگ میں رنگین ایک ایسی جماعت قائم کرتے جو آپ کی وفات کے بعد بھی اس سلسلہ کو جاری رکھتی۔ چنانچہ 12 جنوری 1889ء کو جماعت کی بنیاد رکھی گئی۔ اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے دس شرائط بیعت بھی تحریر کیں۔ جماعت احمدیہ کے لئے حضرت بانی سلسلہ کی چند نصائح:

''خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دُنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم مصدق کا قدم ہے۔'' (الوصیت روحانی خزائن جلد 20 ص 309)

''**ناانصافی پر ضد کر کے سچائی کا خون نہ کرو۔** حق کو قبول کر لو اگرچہ ایک بچہ سے اور اگر مخالف کی طرف حق پاؤ تو پھر بھی فی الفور اپنی خشک منطق کو چھوڑ دو۔ سچ پر ٹھہر جاؤ اور سچی گواہی دو۔''

''جو چیز قبلۂ حق سے تمہارا منہ پھیرتی ہے وہی تمہاری راہ میں بت ہے۔ سچی گواہی دو اگرچہ تمہارے باپوں یا بھائیوں یا دوستوں پر ہو۔ چاہئے کہ کوئی عداوت بھی تمہیں انصاف سے مانع نہ ہو۔ **باہم بخل اور کینہ اور حسد اور بغض اور بے مہری چھوڑ دو اور ایک ہو جاؤ۔**''

''**سچائی اختیار کرو۔**'' سچائی اختیار کرو کہ وہ دیکھ رہا ہے کہ تمہارے دل کیسے ہیں'' (ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 ص 550)

''سوائے وہ تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے، سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا کو دیکھ رہے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو یقیناً یاد

رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہو‘‘(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 ص 15)

’’میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے مگر تم شاید نہیں سمجھو گے کہ تکبر کیا چیز ہے پس مجھ سے سمجھ لو کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں۔ ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبر ہے، کیونکہ وہ خدا کو سرچشمۂ عقل اور علم نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے......ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ وحشمت کا تصور کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا کہ یہ جاہ وحشمت خدا ہی نے اس کو دی تھی.....ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حسن اور جمال اور قوت اور طاقت پر نازاں ہے اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزا سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے اور اس کے بدنی عیوب لوگوں کو سناتا ہے وہ بھی متکبر ہے۔‘‘(نزول المسیح روحانی خزائن جلد 18۔ص 402)

’’میں سچ کہتا ہوں کہ **بدظنی بہت ہی بری بلا ہے جو انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے** اور صدق اور راستی سے دور پھینک دیتی ہے اور دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے۔صدیقوں کے کمال حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بہت ہی بچے اور اگر کسی کی نسبت کوئی سوءظن پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور خدا تعالیٰ سے دُعائیں کرے تا کہ اس معصیت اور اس برے نتیجہ سے بچ جاوے جو اس بدظنی کے پیچھے آنے والا ہے اس کو کبھی معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہیئے۔ یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔‘‘(ملفوظات جلد 1 ص 372)

حضرت بانی سلسلہ کی مندرجہ بالا نصائح سے ہمیں اپنی اصلاح کرنے اور آپ کی جماعت کا مفید وجود بننے کی طرف راہنمائی ملتی ہے۔

جماعت احمدیہ کا حقیقی مرکز اور ربوہ کی بنیاد

قادیان دارالامان جو کہ جماعت احمدیہ عالمگیر کا مرکز مدام ہے ہندوستان کے ایک ضلع گورداسپور میں واقع ہے۔ بلاشبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور سے پہلے بہت کم لوگ اس کو دُنیا میں جاننے والے تھے۔لیکن حضرت مسیح موعودؑ کے توسط سے یہ قصبہ ساری دنیا کے لوگوں کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے اور اس طرح حضرت مسیح موعودؑ کا یہ الہام ’’يَا تِيْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ‘‘ اپنی پوری شان و شوکت سے پورا ہو رہا ہے۔ ہر سال جلسہ سالانہ قادیان منعقد کیا جاتا ہے۔ جس میں شرکت کے لئے ہندوستان کے مختلف علاقوں کے علاوہ بیرون ملک سے بھی بہت سے احباب تشریف لاتے ہیں۔اور مقدس مقامات کی زیارت سے اپنی روحانیت میں اظافہ کرتے ہیں۔ مقدس مقامات میں ایک عظیم فضیلت بہشتی مقبرہ کو حاصل ہے جہاں ہمارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقبرہ ہے۔ اس کے علاوہ گلشن احمد، بیت اقصیٰ، بیت المبارک اور منارۃ المسیح بھی زیارت کے لائق مقامات ہیں۔ یہاں مسیح کا لنگر یعنی دار الضیافت بھی قائم ہے جہاں ہر سال سینکڑوں مہمان آتے ہیں۔

قادیان سے ہجرت پر جماعت لٹ لٹا کر پاکستان آئی تھی قادیان کے احمدی جگہ جگہ بکھرے ہوئے تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے تھوڑے سے عرصے میں ہی ربوہ کی زمین حکومت سے حاصل کر کے 20 ستمبر 1948ء کو یہاں پر جماعت احمدیہ کے نئے مرکز کی بنیاد رکھی اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک عظیم الشان بستی قائم کر کے دکھا دی۔ ربوہ کا قیام حضورؓ کا ایک بے نظیر کارنامہ ہے۔

نظام جلسہ سالانہ

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنے ان تین الہامات

1-’’يَا تِيْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ‘‘ (روحانی خزائن جلد نمبر 1 ص ۲۶۲)’’یعنی تیرے پاس دور دراز سے لوگ آویں گے اور تیری امداد کے لئے تجھے دور دراز سے سامان پہنچیں گے حتیٰ کہ لوگوں کی آمد اور اموال و سامان کے آنے سے قادیان کے راستے گھس گھس کر گہرے ہو جائیں گے۔‘‘

2- وَلَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰهِ وَ لَا تَسْئَمْ مِنَ النَّا سِ ۔ (مرقوم۔ براہین ص ۲۴۲)’’اس پیش گوئی میں صاف فرما دیا کہ وہ دن آتا ہے کہ ملاقات

کرنے والوں کا بہت ہجوم ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ ہر ایک کا تجھ سے ملنا مشکل ہو جائے گا۔ پس تو اس وقت ملال ظاہر نہ کرنا۔ اور لوگوں سے تھک نہ جانا۔

''اس پیشگوئی کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں!'' سبحان اللہ یہ کس شان کی پیشگوئی ہے اور آج سے سترہ برس پہلے اس وقت بتلائی گئی ہے کہ جب میری مجلس میں شاید دو تین آدمی آتے ہوں گے اور وہ بھی کبھی کبھی۔ اس سے کیسا علمِ غیب خدا کا ظاہر ہوتا ہے''۔

(سراج منیر روحانی خزائن جلد۱۲ اص۷۳)

3-**وَسِّعْ مَكَانَكَ** ''یعنی اپنے مکان کو وسیع کر لے''۔ (سراج منیر روحانی خزائن جلد۱۲ اص۷۳)

کے تحت جماعت کے احباب کی تعلیم و تربیت، دعوت الی اللہ اور دیگر کئی مقاصد کے پیشِ نظر 1891ء میں جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی۔ آج دنیا کے ہر ملک جہاں جماعت قائم ہے وہاں جلسہ سالانہ ہوتے ہیں۔ چندہ جلسہ سالانہ سال میں ایک مہینہ کی آمد کا دسواں حصّہ دینا ہوتا ہے۔ اور سالانہ آمد کا 1/120 حصہ ہوتا ہے۔

نظامِ خلافت

اللہ تعالیٰ کے فرمان **لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ**۔ کے مطابق 115 سالوں سے جماعت احمدیہ میں خلافت کا نظام قائم و دائم ہے۔ اس کے علاوہ احادیث میں بھی خلافت علیٰ منہاج نبوت کی دائمی نعمت کی خوشخبری دی گئی ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت حذیفہ بن یمان والی معروف حدیث میں اُمت محمدیہ کو مطلع فرما دیا تھا کہ میرے وصال کے فوراً بعد ایک دور خلافت راشدہ کا ہوگا اور معتمد خلفاء ہوں گے جو میرے مشن کی تکمیل کے لئے برپا کئے جائیں گے۔ آپ نے حکم دیا کہ سب مسلمان ان خلفاء کی اطاعت کریں۔ ان کے احکام کو مانیں اور ان کی تحریکات پر لبیک کہیں۔ پھر درمیانی صدیوں کی خرابیوں کا ذکر کرنے کے بعد نبی اکرم ﷺ نے خلافت علیٰ منہاج نبوت والی معروف حدیث میں نہایت واضح رنگ میں فرمایا تھا:۔ **ثُمَّ تَكُوْنُ الخِلَافَةُ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ**۔ (مسند احمد بن حنبل جلد۴ص۲۷۳)

عہد ''حفاظت نظام خلافت''

1959 کے سالانہ اجتماع پر حضرت مصلح موعودؓ نے ایک تاریخی عہد لیا جس کے الفاظ یہ ہیں:

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ہم اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ ﷺ کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فرض کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسول کے لئے وقف رکھیں گے اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اُونچا رکھیں گے۔ ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخر دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے۔ تاکہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اُونچا لہرانے لگے۔ اے خدا تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ **اَللّٰھم اٰمین اَللّٰھم اٰمین اَللّٰھم اٰمین**

احباب جماعت کی ذمہ داریاں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ جماعت کی ترقی خلافت سے وابستگی کے ساتھ مشروط کرتے ہیں۔ خلیفہ کو واجب الاطاعت قرار دیتے ہیں اور اس کے وجود کو خدا تعالیٰ کے فضل کا نشان اور ذریعہ فرماتے ہیں، حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے سلسلہ احمدیہ کی مضبوطی، اسلام کی

ترقی اور امن کے لئے اس نظام کو پیش کیا۔اور اسے کامیاب بنانے کے لئے جماعت کے احباب کو ان کی ذمہ داریاں ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا!

''کامیابی کے لئے سب سے پہلی چیز اطاعت ہے۔'' حضورؓ نے یورپین فوج کے اطاعت کے نظام کے ذکر میں فرمایا!''کہ فوج کا ایک دستہ کہیں جا رہا تھا۔ ایک افسر نے ایک سپاہی سے کہا۔تم ٹھیک نہیں چل رہے ٹھیک قطار میں چلو۔سپاہی دراصل ٹھیک چل رہا تھا۔اس نے کہا میں ٹھیک چل رہا ہوں۔اگر چہ افسر کی غلطی تھی لیکن اس نے کہا آگے سے جواب دینے کی جو گستاخی تم نے کی ہے اس کی وجہ سے تمہیں گرفتار کیا جاتا ہے یہ کہہ کر اسے حراست میں دے دیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ یورپین لوگ ساری دنیا پر حکومت کر رہے ہیں اور اسی میں ان کی کامیابی کا راز ہے۔پس جب تک کامل اطاعت اور پورا تعاون نہ ہو۔اس وقت تک کوئی قوم کامیاب نہیں ہوسکتی گُجا وہ قوم جو تجربہ میں، وسائل میں اور تعداد میں بہت ہی قلیل ہو وہ کامیاب ہو سکتی ہے۔ **پس آپ لوگوں کو ایک نصیحت کرتا ہوں کہ ایک دوسرے کے ساتھ تعاون اور اطاعت کا مادہ پیدا کرو۔**''(انوار العلوم۔جلد 9،ص 139)

ہر تنظیمی ڈھانچے میں کچھ افسر ہوتے ہیں اور کچھ ماتحت، جب ماتحت یہ سمجھنے لگیں کہ ہمارے ساتھ نیک معاملہ نہیں کیا گیا تو جھگڑے کا آغاز ہوتا ہے۔ یہ ماتحت کی طرف سے برداشت کی کمی اور بڑے کارکن یا افسر کی طرف سے قواعد کی پابندی نہ کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے، حالانکہ اگر کوئی، ایک زیادتی بھی برداشت کر لے، تو عموماً دوسری دفعہ زیادتی کرنے والے کو خود ہی شرم آجائے گی۔

اور اس کے مقابلہ میں اگر افسر قواعد کی پابندی کریں تو ماتحتوں کو شکایت نہیں ہوتی۔ کہتے ہیں ایران کا بادشاہ کہیں گیا تو اس کے لئے کوئی شخص انڈے لایا مگر اس نے لینے سے انکار کر دیا اور کہا اگر میں انڈے لے لوں گا تو کل سرکاری ملازم تم سے دُنبے لیں گے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا!''**پس میں بڑوں سے کہتا ہوں کہ قواعد کی پابندی کریں اور چھوٹوں سے کہتا ہوں کہ اطاعت کا وہ نمونہ دکھائیں کہ یورپ کی فوج بھی ان کے سامنے مات ہو جائے۔**

پھر آپس کا تعاون اس طرح ہو کہ ہر ایک سمجھے یہ میرا کام ہے مگر باوجود اس کے جو کام دوسرے کے سپرد ہو اس میں دخل نہ دے۔اس کے بغیر تعاون نہیں ہو سکتا۔ جب کوئی کام خراب ہونے لگے تو جسے اس کی خرابی معلوم ہو وہ اُٹھ کھڑا ہو اور ہر طرح امداد کرے۔اور جب کام ٹھیک چلنے لگے تو علیحدہ رہے۔

پس آپ لوگوں کو میں ایک نصیحت تو یہ کرتا ہوں کہ آپس میں تعاون سے کام کریں۔اور اس طرح مشورہ پیش کریں کہ خواہ ہزار دفعہ بھی ردّ کیا جائے پھر بھی آپ اپنا فرض ادا کرنے سے باز نہ رہیں۔اور ہر ضرورت کے وقت خدمات پیش کرتے رہیں۔خواہ ہزار دفعہ ان سے فائدہ نہ اُٹھایا جائے۔

تعاون دو قسم کے ہوتے ہیں۔ایک ذہنی ہے یعنی جو کام کرنے والا ہے اس کے رستہ میں سہولتیں پیدا کی جائیں۔اور لوگوں کے دلوں میں کام کرنے والے کے لئے مدد کے جذبات پیدا کئے جائیں نہ کہ اس کے خلاف باتیں مشہور کی جائیں۔کسی کام یا طریق کو کامیاب بنانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ جو فیصلہ ہو اس کی پوری پوری مطابقت کی جائے۔اور سارے لوگ اسے صحیح سمجھتے ہوئے اُسے کامیاب بنانے میں مددگار بنیں۔اس سلسلے میں **سب سے اہم تعاون و ذمہ داری یہ ہے کہ نہ بدخبر پھیلائی جائے اور نہ پھیلنے دی جائے۔**

دوسرا تعاون عملی ہے یعنی جو کام کرنے والے ہوں ان کے کاموں میں ان کا ہاتھ بٹایا جائے۔یہ تعاون کئی طرح ہو سکتا ہے۔جماعت کے ہر شعبے میں معاونین کی ضرورت ہوتی ہے۔

جماعت احمدیہ کا مالی نظام اپنے اندر یہ رُوح رکھتا ہے کہ مالی قربانی کے نتیجہ میں زیادہ سے زیادہ لوگ مکالمہ و مخاطبہ کا شرف حاصل کرنے والے بن سکیں اس لئے ہمیں اپنی آمدنیوں یعنی وہ رزق جو خدا اپنے فضل سے ہمیں دیتا ہے اس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے فرمان کے مطابق صحیح تناسب سے خدا کی راہ میں پیش کرنا ہمارا فرض ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہر کمانے والے پر اپنی تنخواہ کا سولہواں حصہ اسلام کی ترقی و بہبود کے لئے چندہ میں دینا فرض کیا جو جماعت میں چندہ عام کے نام سے رائج ہے۔اس کے علاوہ وصیت کا آسمانی نظام ہے، جس میں ہر احمدی اپنی جائیداد اور ماہانہ تنخواہ کا زیادہ سے زیادہ 1/3 اور کم از کم 1/10 دے کر اس بابرکت تحریک میں شامل ہوسکتا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ برطانیہ 2004ء کے موقع پر وصیت کے آسمانی نظام میں شامل ہونے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا!**''میری خواہش ہے اور میں تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ اس آسمانی نظام میں اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے ،اپنی نسلوں کی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے شامل ہوں،**...میری یہ خواہش ہے کہ 2008ء میں خلافت کو قائم ہوئے انشاء اللہ سو سال ہو جائیں گے تو **دنیا کے ہر ملک میں، ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں جو چندہ دہندہ ہیں ان میں سے کم از کم 50 فیصد تو ایسے ہوں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس عظیم الشان نظام میں شامل ہو چکے ہوں اور روحانیت کو بڑھانے کے اور قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے بن چکے ہوں۔''**

(الفضل انٹرنیشنل 8 فروری 2008ء تا 14 فروری 2008ء)

ایمان کی ترقی ،نیکیوں میں آگے بڑھنے سے ہوتی ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے یہ ارشاد صرف خلافت کے سال تک محدود نہیں بلکہ ہمیں نیک باتوں کی جگالی کرتے ہوئے اس تحریک کو اپنی ہر نئی نسل تک پہنچانا ہے تاکہ وہ اس مالی نظام میں شامل ہو کر اپنی زندگیوں کو پاک کرنے والے ہوسکیں۔

ہمارے جماعتی نظام کی ترتیب کچھ اس طرح ہے۔کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جانشین خلافت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ۔ (نور:۵۶) یعنی اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں بھی اسی طرح خلیفہ بنائے گا جس طرح پہلے لوگوں میں بنائے۔اور خلیفہ الوقت کے ماتحت صدر انجمن کی مرکزی نظارتیں اور مقامی انجمنیں قائم ہیں۔

جماعت کے نظام کے متعلق یاد رکھنا چاہئے کہ سلسلہ احمدیہ منہاج نبوت پر قائم ہے اس لئے اصولی رنگ میں اس کا وہی نظام ہے جو ہر الٰہی سلسلہ کا ہوا کرتا ہے۔اور وہ نظام یہی ہے کہ جب خدا تعالیٰ ایک نبی کے ذریعہ کسی سلسلہ کی بنیاد رکھتا ہے تو اس کے بعد وہ جب تک مناسب اور ضروری سمجھتا ہے اس نبی کے متبعین میں سے اس کے خلفاء قائم کر کے اس سلسلہ کو ترقی دیتا ہے ان خلفاء کو جملہ اہم امور میں جماعت سے مشورہ لینے کا حکم ہوتا ہے، مگر چونکہ ان کا اصل سہارا خدا کی نصرت پر ہوتا ہے اس لئے وہ اس مشورہ کے پابند نہیں ہوتے بلکہ جس طرح خدا ان کے دل پر ڈالتا ہے جماعت کے کام کو چلاتے ہیں۔دراصل خلفاء کو اپنے روحانی منصب کی وجہ سے یہ حکم ہوتا ہے کہ ہر بات میں خدا کی طرف نظر رکھیں اور اس کی مدد پر بھروسہ کریں۔گویا ان کا مقام توکل کا مقام ہوتا ہے۔لیکن اگر انہیں مشورہ کا پابند کر دیا جائے اور وہ دوسروں کی رائے پر چلنے کے لئے مجبور ہوں تو اس پابندی اور اس مجبوری کے ساتھ ہی توکل کا خیال دھواں ہو کر اڑ جاتا ہے۔اسی لئے قرآن شریف نے توکل کو مشورہ کے مقابل پر رکھ کر بیان کیا ہے اور فرمایا ہے کہ مشورہ تو ضرور لو۔مگر آخری فیصلہ خدا کی نصرت پر بھروسہ کرتے ہوئے خود کرو تاکہ توکل کے مقام پر قائم رہ سکو۔بہر حال خلفاء جماعت کے مشورہ کو قبول کرنے کے پابند نہیں ہوتے مگر خود ان کا حکم جماعت کے لئے واجب التعمیل ہوتا ہے۔

جماعت احمدیہ کا ڈھانچہ اس طرح کام کرتا ہے۔

1- صدر انجمن احمدیہ ہے جو سلسلہ کے کاموں کو چلانے کے لئے خلیفۂ وقت کے ماتحت ایک مرکزی اور انتظامی انجمن ہے جس کے ممبر مختلف صیغوں کے انچارج ہوتے ہیں اور ناظر کہلاتے ہیں، مگر خلیفۂ وقت کے حکم سے ایسے ممبر بھی مقرر ہو سکتے ہیں جن کے پاس کسی صیغہ کا چارج نہ ہو۔

2- مجلس مشاورت ہے جو ایک مشیر انجمن ہے۔اس مجلس کا عموماً سال میں ایک دفعہ اجلاس منعقد ہوتا ہے۔یہ مجلس براہ راست خلیفۂ وقت کے ماتحت ہے۔اور مجلس مشاورت گویا ایک رنگ میں مجلس وضع قوانین کی حیثیت رکھتی ہے۔

3-مقامی انجمنیں ہیں جو ہر شہر یا قصبے میں (بعض صورتوں میں ضلع وار اور صوبہ وار اور ملک وار انجمنیں بھی ہیں) جہاں جہاں احمدی پائے جاتے ہیں قائم ہیں۔ یہ انجمنیں انتظامی لحاظ سے صدر انجمن احمدیہ کے نظام کا حصہ ہیں اور اپنے اپنے محدود حلقہ میں صدر انجمن احمدیہ والے فرائض سرانجام دیتی ہیں۔ مگر ایک کام ان کا یہ بھی ہے کہ اپنے اپنے حلقہ میں سے مجلس مشاورت کے لئے نمائندے منتخب کر کے بھجوائیں۔

چندہ جات کا نظام

جماعت میں ہر احمدی سلسلہ کی خدمت اور اعانت کے لئے اپنی مالی حیثیت کے مطابق چندہ دیتا ہے۔ جماعت کا مالی سال یکم جولائی سے شروع ہو کر 30 جون کو اختتام پذیر ہوتا ہے۔ چندے کی کئی قسمیں ہیں۔ چندہ عام، چندہ وصیت، چندہ جلسہ سالانہ۔ اس کے علاوہ چندہ تحریک جدید، چندہ وقف جدید، دیگر متفرق چندہ جات اور ذیلی تنظیموں کے ممبری چندہ جات ہیں۔

دیگر اہم ادارہ جات

دارالقضاء: جماعت احمدیہ کے اندرونی تنازعات کے فیصلہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 1919ء میں صیغہ قضاء کی بنیاد ڈالی۔

بہشتی مقبرہ قیام: 1905ء کے آخر میں حضرت بانیٔ سلسلہ کو اپنی وفات سے متعلق بڑی کثرت سے الہامات شروع ہو گئے۔ آخر آپ نے ''رسالہ الوصیت'' کے نام سے ایک وصیت لکھ کر شائع فرمائی، اپنی اس وصیت میں اپنی وفات سے متعلق الہامات اور اپنی تعلیم کے خلاصہ کے علاوہ خدا کے حکم سے جماعت کے لئے ایک خاص مقبرہ کی بھی تجویز فرمائی۔ جس کا نام آپ نے بہشتی مقبرہ رکھا۔ اس مقبرہ کے لئے آپؑ کو بتایا گیا تھا کہ جماعت کے خاص مخلصین کے لئے جو خدا کی نظر میں بہشتی ہیں، ایک علیحدہ قبرستان ہونا چاہئے تا کہ بعد میں آنے والی نسلیں اسے دیکھ کر اپنے ایمانوں کو تازہ کریں۔

خلافت لائبریری: تاریخ احمدیت کا مطالعہ کرنے سے یہ بات نمایاں نظر آتی ہے کہ افراد جماعت میں ہمیشہ سے علمی تحقیق کا ذوق رہا ہے۔ 1952ء میں مجلس شوریٰ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ارشاد فرمایا کہ صدر انجمن کی مرکزی لائبریری اور حضور کی لائبریریوں کو یکجا کیا جائے، اسی ہدایت کے مطابق مئی 1952ء میں اس لائبریری کا قیام عمل میں آیا۔ خلافت لائبریری میں اس وقت تک ایک لاکھ پچاس ہزار کتب اور اخبارات ورسائل کی تعداد پچاس ہزار اور مخطوطات کی تعداد تین سو ہے۔

دارالضیافت (لنگر خانہ): حضرت مسیح موعودؑ کی طبیعت نہایت درجہ مہمان نواز تھی۔ آپ نے اپنی کتاب ''فتح اسلام'' میں اشاعت اسلام کے لئے جن پانچ شاخوں کا ذکر فرمایا ان میں تیسری شاخ یہ لنگر خانہ ہے، جو حق کی تلاش کے لئے سفر کرنے والے اور دیگر مختلف اغراض سے مرکز میں آنے والوں کی رہائش اور کھانے کے انتظام کی غرض سے قائم ہوا۔

بیت الکرامہ: بیت الکرامہ بھی دارالضیافت کا ہی ایک حصہ ہے جس میں ایسے ضعیف و ناتواں (مرد و عورت) بزرگوں کو مستقل ٹھہرایا گیا ہے جن کا کوئی بھی وسیلہ نہیں اور نہ وہ خود اپنا گزارا چلانے کی اہلیت رکھتے ہیں۔

جامعہ احمدیہ: جامعہ احمدیہ وہ عظیم دینی درس گاہ ہے جس سے تربیت پانے والے واقفین زندگی، تعلیمی، تربیتی اور تبلیغی غرض سے ہر محاذ پر گرانقدر خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ جامعہ کی تعلیم کا دورانیہ سات سال مقرر ہے۔

مدرسۃ الحفظ: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دلی تمنا کی تکمیل کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تحریک کے نتیجہ میں 1920ء سے قبل حافظ کلاس کی ابتدا ہوئی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالثؒ) نے اسی کلاس سے 1922ء میں تیرہ سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کیا۔

عائشہ دینیات اکیڈمی و مدرسۃ الحفظ برائے طالبات ربوہ: اس کا قیام 17 مارچ 1993ء کو عمل میں آیا۔ اس کے قیام کا واحد مقصد احمدی بچیوں کو زیادہ سے زیادہ خدمت قرآن اور حصول تعلیم قرآن اور تعلیم دین کے مواقع فراہم کرنا ہے۔ یہ ادارہ نظارت تعلیم صدر انجمن کی زیر نگرانی کام کر رہا ہے۔

صد سالہ جشن تشکر نمائش ربوہ: 1989ء میں صد سالہ جشن تشکر جوبلی پر اس عظیم الشان نمائش کا انتظام کیا گیا جو جماعت احمدیہ کی سو سالہ تاریخ کے اہم حالات وواقعات کی عکاسی کرتی ہے۔

MTA: ایم۔ٹی۔اے کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو یہ ایک عظیم الشان امتیاز عطا فرمایا ہے کہ جنوری 1993 سے مسلسل سیٹلائٹ کے ذریعہ ساری دنیا میں دینی پروگرام نشر کئے جارہے ہیں۔

فضلِ عمر فاؤنڈیشن، ناصر فاؤنڈیشن، طاہر فاؤنڈیشن اور نور فاؤنڈیشن کے تحت بالترتیب حضرت فضل عمرؓ کے خطبات اور تقاریر کو محفوظ کرنا، علمی مقالہ جات، علمی تحقیقات، علم کی ترقی و بہبود، حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے خطبات، تقاریر و مجالس عرفان کی تدوین اور اشاعت کا کام۔حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی یاد میں کتب احادیث نبویؐ کا اُردو ترجمہ کرنے جیسے عظیم کام عمل میں آئے ہیں۔

ان دیگر اداروں کے علاوہ جماعت احمدیہ کے خدمت خلق کے ادارے اور احمدیہ ایسوسی ایشنز دُکھی انسانیت کی خدمت میں ہر وقت مصروف عمل ہیں۔

جماعت احمدیہ کی ذیلی تنظیمیں

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی روحانی بصیرت اور خداداد فکر وفراست نے یہ ضروری سمجھا کہ اصل مقصود کو پانے کے لئے پہلے افراد جماعت کو اندرونی طور پر منظّم کرنا ضروری ہے۔چنانچہ اس مقصد کے پیش نظر آپ نے مسند خلافت پر فائز ہوتے ہی افراد جماعت کی تنظیمی لحاظ سے تربیت شروع کردی۔اور سب سے پہلے عورتوں کی تعلیم وتربیت اور تنظیم کی طرف توجہ دی۔اور ان میں اسلام اور احمدیت کے لئے قربانی کا جذبہ پیدا کیا۔اور مستورات میں یہ احساس پیدا کیا کہ وہ مردوں سے قربانی میں کسی طرح سے بھی کم نہیں ہیں۔آپ نے فرمایا! **''اگر تم %50 عورتوں کی اصلاح کرلو تو اسلام کو ترقی حاصل ہوجائے گی''۔** (بحوالہ لجنہ کے لئے دینی اور تربیتی پروگرام ص 1)

آپؓ نے 25 دسمبر 1922ء کو باقاعدہ طور پر لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کی بنیاد رکھی۔اور اس طرح عورتوں کے لئے خصوصی تعلیمی اداروں کا قیام، جامعہ نصرت کے ذریعہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا انتظام، لجنہ کی تنظیم کے ذریعہ مختلف دستکاریوں کی تربیت، عورتوں کی علیحدہ کھیلوں کا انتظام، ان میں مباحثوں اور تقاریر کا ذوق پیدا کرنا، مضمون نگاری کی طرف توجہ دلانا، ان کے لئے علیحدہ اخباروں اور رسالوں کا اجراء، جلسہ سالانہ میں عورتوں کے علیحدہ اجلاسات میں خواتین مقررین کا عورتوں کو خطاب کرنا، اور ہر قسم کی تعلیمی سہولتیں اس رنگ میں مہیا کرنا کہ غریب سے غریب احمدی بچی بھی کم از کم بنیادی تعلیم سے محروم نہ رہے۔

ہر ایسی جماعت جہاں کم از کم تین احمدی مستورات ہوں وہاں لجنہ قائم ہوسکتی ہے۔

ہر لجنہ ممبری واجتماع کا چندہ ادا کرتی ہے۔لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کا مالی سال یکم نومبر سے لے کر 30 ستمبر تک ہوتا ہے۔

ناصرات الاحمدیہ: ابتدائی عمر سے ہی بچیوں میں دینی اور علمی شوق پیدا کرنے کے لئے 1928ء سے لجنہ اماء اللہ کے زیر نگرانی 7 سے 15 سال تک کی بچیوں کے لئے مجلس ناصرات الاحمدیہ قائم کی گئی۔عمر کے لحاظ سے ناصرات کے تین معیار مقرر کئے گئے ہیں۔

خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ: احمدی نوجوانوں کے لئے 1938ء میں خدام الاحمدیہ کا قیام عمل میں آیا۔حضرت مصلح موعودؓ نے اللہ تعالیٰ کی مشیعت خاص کے تحت غلبہ دین حق کے لئے جن عظیم الشان تنظیموں کی بنیاد رکھی۔یہ ان میں سے نہایت اہم اور مستقبل کے اعتبار سے نہایت دُور رس نتائج کی حامل تنظیم ہے۔15 سال سے 40 سال کے نوجوان اور مرد اس تنظیم کے ممبر ہوتے ہیں۔خدام الاحمدیہ کے زیر نگرانی اطفال الاحمدیہ کی تنظیم کام کرتی ہے، اس کا آغاز بھی 1938ء میں ہوا، اس تنظیم میں 7 سے 15 سال کے احمدی بچے شامل ہوتے ہیں۔

انصار اللہ: حضرت مصلح موعودؓ نے افراد جماعت کو زندگی کے آخری سانس تک دین کی نصرت وتائید کے لئے سرگرم رکھنے کے لئے چالیس سال سے بڑے افراد کے لئے 1940ء میں انصار اللہ کی تنظیم قائم کی۔

جماعت احمدیہ کے شاندار مستقبل کے بارہ میں سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام نے تحدّی اور جلال (للکار اور شان وشوکت) سے فرمایا!

''اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین وآسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کی رُو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔ میں تو ایک تخم ریزی (بیج بونا۔ ناقل) کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔''

(تذکرہ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 66)

ہمیں اپنی جماعت کے قیام کے مقصد کو سمجھتے ہوئے نظام جماعت سے مخلصی کے ساتھ سچی وابستگی دکھاتے ہوئے اپنا فرض پورا کرنے کے لئے خلیفۃ الوقت کی نصائح سن کر مکمل اطاعت کے ساتھ عمل کرنا ہوگا، یہی ہمارا نظام ہمیں سکھاتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے خطبات میں ہمیں اپنی عملی اصلاح کی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں!

''ہر ایک احمدی عورت کو چاہئے، ہر جوان اور ہر بوڑھے کو چاہئے کہ اپنی حالتوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرے، ورنہ اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدے کے مطابق قومیں تیار ہو رہی ہیں جو جلد اس سلسلے میں آملیں گی اور پھر خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والی بن جائیں گی۔ .....لڑکیوں کو بھی اور لڑکوں کو بھی اپنے دینی پہلو کی طرف توجہ دینے کی ضروت ہے۔ یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ خدا تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں جو تعلیم دی ہے جو بے تحاشا احکامات دیئے ہیں، وہ ہم سے کیا مطالبہ کرتے ہیں۔ ہم سے اللہ تعالیٰ کس طرح ان احکامات پر عمل کروانا چاہتا ہے۔ یہ چیز دین ہے۔'' (فرمودہ خطاب بر موقع جلسہ سالانہ آسٹریلیا، سڈنی 5 اکتوبر 2013ء)

ایک احمدی سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ تقویٰ میں ترقی کرے اور ترقی کے لئے قرآنی احکامات کی تلاش کرے۔

ہر ایک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے　　　اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

(ماخوذ: alislam.org۔ اُردو۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام۔ جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف، انوار العلوم جلد ۹۔ جماعت احمدیہ کا جدید نظام عمل، انوار العلوم جلد ۱۱۔ الفضل انٹرنیشنل 30-24 جنوری ۲۰۱۴ء)